

عرفان قرآن

حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

رضا اکیڈمی لاہور

نام کتاب عرفان قرآن
تالیف حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
نظر ثانی

کتابت احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور
صفحے 48

ناشر رضا اکیڈمی، لاہور

اشاعت ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ / جون ۲۰۰۱ء

مطبع احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور

قیمت دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، لاہور۔

عطیات بھیجنے کے لیے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۹۳۸/۸۳، حبیب بینک وطن چورہ پراچ، لاہور
پذریہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات 10 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں

لئے کا پتہ

رضا اکیڈمی لاہور

محمد رضا محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

فہرست

صفحہ	نمبر شمار	عنوان
7	1-	ابتدائیہ
9		قرآن بربان قرآن
9	2-	کتاب ہدایت
10	3-	کھانہ
12	4-	سب سے سیدھا راستے کی ہدایت
13	5-	جامع کتاب
13	6-	اہل کتاب کے اختلاف کامل
14	7-	فیصلہ کرنے والی کتاب
14	8-	کتاب نصیحت
16	9-	ایک شہ کا ازالہ
17	10-	آسان کتاب
17	11-	مختصر کتاب
18	12-	ایک شہ کا ازالہ
19	13-	کتابی کتب کی تصدیق کرنے والی

صفحہ	نمبر شمار	عنوان
20	14-	جامع بیان
21	15-	ایک شبہ کا ازالہ
21	16-	قرآن مجید سر لپاٹن ہے
22	17-	علی کتاب
22	18-	حکمت بھراؤ کر
24	19-	شفاء اور رحمت
25	20-	پے ش کتاب
25	21-	جیسائیں کی ایک بھڑکی کوشش
26		<u>قرآن پڑھنا ان حدیث</u>
26	22-	اعزاز بخشے والی کتاب
27	23-	قابل رشک انسان
29	24-	ترقی کا دار و مدار
30	25-	قرآن مجید اور دعا و جنت
31	26-	غیر آباد گھر
32	27-	قرآن مجید میں مشکوٰۃ کا اثر
33	28-	مسائل کامل
35	29-	حدیث کی روشنی میں

صفحہ	نمبر شمار	عنوان
37	30-	نورانی جامع
38	31-	قرآن مجید اور دخول جنت
40	32-	قرآن مجید اور دلوں کا رنگ
41	33-	اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید سنتا ہے
42	34-	ماذک کی چیزیں
42		<u>اقوال صحابہ کرام علیہم السلام اور قرآن</u>
42	35-	جنت کی بڑی چیزیں اور گمراہی کا چراغ
42	36-	پارکے گھر
43	37-	فہرست عمل
43	38-	ماذک قرآن اور عالم کا مقام اور مذہب داری
44	39-	فرشتے قلم کش کرتے ہیں
44	40-	قرآن مجید بہت بڑی دولت ہے
45	41-	مراجع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی زندگی میں جس طرح جسمانی ضروریات کے لئے انعامات الہیہ کا
سلسلہ جاری ہے اسی طرح روحانی ضروریات کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا
فرمائے ہیں۔

قرآن مجید روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے
بلکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں انسانی روح کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ معاشی اور
معاشرتی مسائل کا حل اور جسمانی بیماریوں سے حفاظت پائی گئی ہے۔
لیکن سب سے بڑی بات اخلاقی اور اجتماعی زندگی میں قرآن مجید سے
راہنمائی حاصل کرنا ہے اس لئے اس کتاب ہدایت قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے
کہیں ہدیٰ القلم فرمایا اور کہیں ہدیٰ للمفسر کا حوالہ دیا ہے۔

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ نے جب تک
قرآن مجید کو اپنا دستور حیات بنائے رکھا وہ پوری دنیا پر چھائی رہی اور دنیا کے کفر لرزہ
براعوام رہی لیکن جب مسلمانوں نے اسے دستور حیات بنانے کی بجائے محض کھٹے پر
استقامت کیا اور محلی دنیا سے دو محض نگرانی دنیا میں آگئے اور نطق کا دور دورہ دہا تو اس کا
نتیجہ وہ نکلا جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان غیر مسلم قوموں کا
دست گر ہو کر رہ گیا ہے۔

اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعے
ثواب حاصل کیا جائے، اس کو بڑھ کر پیاروں کی شفاء پائی کا سامان بھی کیا جائے۔

فوت شدہ مسلمانوں کی برزخی زندگی کو راحت و سکون کا گہوارہ بنانے کے لئے قرآن مجید پر چار کمالیہ ثواب بھی کیا جاتے ہیں جو سب سے اہم یہ کہ اس کے فقی اور قومی زندگی میں دستور العمل بنایا جائے۔

اس مختصر کتاب کے میں ہم نے قرآن مجید کے بارے میں خود قرآن پاک سے ارشادات ہی آخر اہل ان تکلف سے اور کمال کمال کے اقوال سے ایک مختصر تعارف پیش کیا ہے جو ہمارے لئے حاجت کی راہیں کھولے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ رضا اکینہی ہو گا اور جو کچھ ہماری حق تعالیٰ احمد غنیائی نے محمد کی نگرانی میں ہاشمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں اسی مبارک رسالہ کی اشاعت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ رضا اکینہی اور اہل سنت کے دیگر اشاعتی اداروں کو ان دعوتی کاموں میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

عقد صدیقی ہزاروی جامعہ اسلامیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن ب زبان قرآن

قرآن مجید کی عظمت اور حسن و جمال کی شہادت جہاں ادا بیت مبارکہ آ جا رہا ہے کہ تمام دین و عقائد اور مختلف مذاہب کے دانشوروں کی زبان سے ملتی ہے وہاں خود قرآن مجید اپنی عظمتوں کے اٹکے ہوا تاج و تاجدار ہے اس شعلے میں اس کتاب و احیاء سے چند آیات و قاریات قرآنیہیں ہیں جن کو پڑھنے کے بعد اس حقیقت کو کہنے میں دیر نہیں لگتی کہ انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا دار و مدار اسی کتاب مبین کے رامن رحمت سے وابستگی پر ہے۔

کتاب ہدایت

ارشادِ خداوندی ہے

روضان کا مہینہ ہے جس میں
 قرآن مجید اتارا گیا انہوں کو
 ہدایت کرنے والا اور روشن دلچس
 راہنمائی کرنے والی اور
 (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے
 والی

اس آیت میں جہاں یہ بات بتائی گئی کہ قرآن مجید ہدایت دینے والا کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حصول اور اس ذات والا صفات کا قرب حاصل کرنے کے لئے راہنمائی کی خاطر اس کتاب ہدایت کو نازل کیا گیا وہاں یہ بھی بتایا گیا کہ یہ کتاب کسی ایک جماعت یا خاص طبقے کو، اور نہیں دیکھائی بلکہ یہ کتاب ہر آدمی کا نجات انسانیت کی ہدایت کی ضامن ہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، عربی ہو یا عجمی، کالا ہو یا گورا، امیر ہو یا غریب ہر شخص راہ راست پر چلنے کے لئے قرآن مجید کی ہدایت و تعلیمات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اگر اس آیت پر مزید غور کریں تو یہ بات بھی اہم ترین بات ہو کر سامنے آتی ہے کہ قرآن مجید زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی کا کام دیتا ہے کیونکہ اس آیت میں کسی خاص شعبہ زندگی کا تعین نہیں کیا گیا۔ لہذا عبادات و عہدات، اخلاقیات و معاملات، سیاسیات و معاشیات، اخلاقی مسائل، ہون یا قوی، دگر ہو یا دھنر، ہا زہر ہو یا مسجہر، سکول ہو یا کالج، نجفیت ہو یا حدائق، حالت امن ہو یا جنگ، ہر جگہ اور ہر میدان میں قرآن مجید ضابطہ حیات کا کام دیتا ہے۔

کلام الہی

قرآن مجید کی ہدایت ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے کیونکہ یہ کسی انسان کا نہیں بلکہ خود خالق کائنات کا کلام ہے۔
اور خداوندی ہے۔

وَسَاكُنْ هَذَا الْقَرْيَةَ اَنْ
تُعَذِّبَ بَيْنَ مَوَدِّيكَ وَكَرِيْهِكَ
لَتُعَذِّبَنَّكَ الْمَوَدَّةُ الَّتِي بَيْنَكَ وَهُمْ
وَلَتُعَذِّبَنَّكَ الْكَرِيْهَةُ الَّتِي بَيْنَكَ وَهُمْ
يَسْمَعُ رَسُوْلُ رَبِّهِ
الْعَالَمِيْنَ۔ (۱۰۰-۳)

اور جس میں یہ قرآن کو گھڑ لیا گیا ہو اللہ
(کی دلی) کے علیہ چین، و تصدق
کرنے والا ہے ان (مناہوں) کی
جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں
اور کتاب (کے احکام) کی تفصیل
ہے اس میں کچھ شک نہیں (یہ) نکل
جہاں کے پروردگار کی طرف سے

اس آیت میں پانچ باتیں واضح کی گئی ہیں۔

- 1- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا کام نہیں کر سکتا انسان نے خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہو۔
- 2- قرآن مجید، پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے کہ جو کچھ ان میں کہا گیا قرآن مجید کے نازل ہونے سے دوسب کچھ صدق ہو گیا۔
- 3- قرآن مجید میں ان تمام باتوں کی تفصیل ہے جو لوح محفوظ میں تحریر ہیں۔
- 4- قرآن مجید ہر قسم کے شک سے بالاتر ہے اگرچہ کوئی اس میں شک کرے۔
- 5- قرآن مجید تمام جہانوں کے پائے والے کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے لہذا اس کی ہر بات قابل عقیدہ اور ناقابل غلطی نہیں انسانی فطرت کے لئے ضروری بھی ہے۔

انسان کے کلام میں لٹھی کا امکان ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید خالق کائنات

کا کام ہو نے کی وجہ سے اس کی تمام تعلیمات مراپا رحمت اور نفع بخش ہیں۔

سب سے سیدھے راستے کی ہدایت

قرآن مجید صرف راہنمائی نہیں کرتا بلکہ نہایت سیدھی راہ دکھاتا ہے اور نیکو کاروں کو بہت بڑے ثواب کی بشارت بھی دیتا ہے اور شائد خداوندی ہے۔

ہے کہ یہ قرآن اور اوروں کا ہے
جو بالکل سیدھی ہے اور خوشخبری داتا
ہے ایمان والوں کو جو تک کام
کرتے ہیں کہ ان کے لئے بڑا

 $\{q_i \mid i \in \mathbb{N}\}$

نواب ہے۔

”اقوام“ کے بارے میں امام قرطبی لکھتے ہیں

اَلْیَیُّمُ النَّفَرَةُ الَّذِیْنَ هِیَ اَسْمَدُ وَاَعْدَدُ
وَاَصْوَدُ (تفسیر قرطبی)

وَأَصْوَاتٌ (تفسير قرطبي)

حضرت شیخ کرمشاہ افاضی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نئی سرائیکل کے عبرت آموز احوال بیان کرنے کے بعد اب عقائد مابین معضی
طریقہ اعیانہ و الشیخہ کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ کتاب چاہت جو ہم نے قوم کو رہائی کی
ہے یہ سائنسی زندگی کے ہر شعبہ میں اچھی اصول و قوانین کی تعلیم دیتی ہے جو ہر لحاظ سے
دیگر قواعد و مضامین سے بہتر و زیادہ مفید اور نفع بخش ہیں۔ اس لئے ہے کہ آج کل
انٹرویو اور انٹرویو، سائنسی اور معاشرتی، جتنی اور اخلاقی و انسانی کے لئے اس سے روشنی

حاصل کر، کسی کی دوسرے لائبریری سے تہہ ہار الفین ^{مطہ} حاصل نہ ہو۔

$$\{ \text{tr}(\rho_{\text{out}} \otimes \rho_{\text{in}}) \}$$

جامع کتاب

کسی کتاب کے کتاب دہانت ہونے اور نہایت سیدھے راستے کی راہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ جب وہ پائیداریت کے وصف سے بھی موصوف ہوں تو اس کی عظمت انسانی عقل کے قراء میں قوی نہیں ہاں کہ قرآن مجید جہاں دہانت بلکہ سب سے سیدھے راستے کی دہانت دیتا ہے وہاں یہ ایک جامع کتاب بھی ہے اور شاہِ خدا کو مدنی ہے۔

وَلَقَدْ حَوَّلْنَا عِلْمَهُمْ فِي غَدَاةٍ
الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
(۸۹/۱۷)

اور بے شک ہم نے اس قرآن میں
لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ہر قسم
کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں۔

(84/14)

گواہی دے گا کہ کوئی پہلو تو نہیں ہے اور قرآن مجید میں ہماری
 گواہی کا مکمل اور اہتمام سے ناخن سامان موجود ہے۔

اہل کتاب کے اختلاف کا حل

قرآن مجید صرف مسلمانوں کو اختلاف کا حل نہیں دیتا۔ یہود و نصاریٰ کے
 ہر اسی اختلاف اور انتشار کا حل بھی دیتا اور ان کے سامنے حقیقت حال و اختلاف کرنا
 ہے ارشاد خداوندی ہے۔

لَا تِلْكَ هَٰذَا الْقُرْآنُ يُقْرَأُ عَلَىٰ
رَبِّكَ يَشْرَىٰ لَوْلَا أَكْثَرُ النَّاسِ
يُؤْمِنُ بِهِمْ فَنَزَّلَهُمْ لِقَاءَ (۶۴/۷)

ہے شک یہ قرآن نبی امرا کیلئے
ماننے اکثر وہاں میں بیان فرماتا ہے
جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

فیصلہ کرنے والی کتاب

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کو فیصلہ کرنے اور اختلاف کو حل کرنے والی کتاب
قرار دیا گیا اور خداوندی ہے۔

وَأَنشَأْنَا لَكَ إِلَٰهًا مِّمَّنْ
يَلْبِغُونَ لِيُخْذَكُم مِّنْ أَلْفَاظٍ
بِمَا أَفْرَأْتِ الشَّيْءَ وَلَا تَكُنْ
فِي الْحَقِّ بَيْنَهُنَّ (۱۰۵/۴)

ہے شک ہم نے اتاری آپ کی
طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ
آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ
فرمایا کہ اس چیز کے ساتھ جو اللہ
لے آپ کو دکھائی۔ اور نہ ہوں آپ
شیانت کرنے والوں کی طرف سے
بجڑنے والے

اس آیت کریمہ نے واضح کر دیا ہے کہ مسلمانوں کا آئین اور دستور قرآن
مجید ہے اور نبی رسول ﷺ میں ہی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنا ضروری ہے

کتاب نصیحت

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت قرار دیا اور یہ بات واضح ہے کہ ہر شخص کو
نصیحت کی ضرورت ہے اور خداوندی ہے۔

لَا تِلْكَ هَٰذَا الْقُرْآنُ يُقْرَأُ عَلَىٰ
رَبِّكَ يَشْرَىٰ لَوْلَا أَكْثَرُ النَّاسِ
يُؤْمِنُ بِهِمْ فَنَزَّلَهُمْ لِقَاءَ (۶۴/۷)

یہ (کتاب) تو صرف نصیحت اور
روشنی کتاب ہے۔

یہاں وہاں میں وحی نظر دیتی جا چکی ایک یہ ہے کہ غوی قاعدے کے مطابق
قرآن مجید کا ذکر (نصیحت) میں منحصر ہے یعنی یہ نصیحت ہی ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی
مفصل قرآن مجید کے ماحول سے وابستگی اختیار کر سکے اسے نصیحت حاصل نہ ہو۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ نصیحت کا معنی غیر خواہی ہے گویا قرآن مجید کے
انکشاف، ہدایت اور اور امور دنیاوی، غیر خواہی پابندی ہیں اور اس کتاب پر عمل کرنے والے
کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔

اور اگر ذکر کو یاد کے معنی میں لیا جائے تو قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے
جس کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ آخرت، حساب و کتاب اور شرف و فخر
کو یاد رکھتا ہے اور جب ان تمام امور کی یاد سے دل معمور ہو تو انسان گمراہی سے محفوظ
رہتا ہے جب کسی کتاب سے ہدایت حاصل کرنا مقصود ہو تو بعض اوقات اس کتاب
کو کسی استاذ سے سیکھنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس کتاب
چاہت کو نازل کیا بلکہ اس کو خود سکھایا اور جس ذات اقدس (سرکارِ دو عالم ﷺ) کو براہ
راست قرآن مجید کی تعلیم دی انہیں کائنات کے لئے معلم قرآن بھی بنا دیا اور شاہ
خداوندی ہے۔

بَكَرَتْ خُشْيَمُ عَلَيَّكَ الْقُرْآنُ

رُشْن نے (رسول ﷺ) کو علم

(۲۰۱/۵۰) والا یہ قرآن سکھایا

اور دوسری جگہ (۲۰۱/۵۰)

وَأَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
لِتُبَيِّنَ لَهُمْ آيَاتِهِمْ
وَلِتُخَوِّفَهُمْ (۳۳/۶)

اور ہم نے آپ کی طرف قرآن
نازل کیا کہ آپ لوگوں کو صاف
صاف بتا دیں جو ان کی طرف نازل
کیا گیا اور تاکہ وہ بھگنے سے کام لیں۔

نور مجید کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے براہ راست سرکارِ دو عالم ﷺ کو
دی تو خالق کائنات نے جاننا قرآن مجید کے لئے آپ کے حسب اقدس کو کس قدر
کٹھواگی عطا فرمائی ہوگی۔ اب امت مسلمہ تک مضامین قرآن کو کھول کھول کر اور
صاف طور پر جان کر نے کا حکم اللہ تعالیٰ ﷻ کو دیا۔

قرآن اعمارِ تعلیم و تبحر کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا یقیناً صحیح ہوگا کہ معلم
کائنات ﷻ کی تعلیمات جو درحقیقت قرآن پر جانِ حدیث ہم تک پہنچی ہیں انسانی
زندگی چاہے وہ انفرادی ہو یا جماعی سب کے لئے کافی ہیں اور مزے کسی مہارت کی
ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگ کم علمی یا تعصب کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ جب قرآن وحی سے
واضح اور جامع ہدایت و نوروں پر عطا ہو کر نازل ہوا، بالکل اور قطعی لفظی کی ضرورت ہے
تو ان کو یہ بات معلوم ہوئی چاہیے کہ اقدارِ اجتہاد کی مسائل کا نام ہے جو قرآن وحی سے
کی روشنی میں حل کئے جاتے ہیں اس لئے فقہ و اہل قرآن وحی سے حل ہی ہے۔
ہم فقہاء کرام نے بحرِ پیچیدہ وحی اور کاش کے ذریعے ان مسائل کا حل تلاش

کیا جن کے بارے میں قرآن وحی سے واضح و کلام نہیں ملے وہ فقہاء کرام مہارت کی
قابل قدر اور قابلِ غرضیات ہیں اور پوری مہارت پر ان لوگوں کا احسان ہے۔

آسان کتاب

کوئی بھی کتاب کہ جس قدر جامع کیوں نہ ہو اس سے استفادہ اس وقت تک
ممکن نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان آسان اور عام فہم نہ ہو قرآن مجید کو یہ خصوصیت
حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنایا اور ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلْيُسْرَى
وَهُوَ مِنْ مُجْزَأِهَا (۱۵۳/۱)

اور بے شک ہم نے نصیحت قبول
کرنے کے لئے قرآن کو آسان کیا
تو ہے کوئی نصیحت قبول کرے والا؟

چنانچہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی
نعمتوں کے بیان کے سلسلے میں یہ اختیار کیا گیا کہ صرف وہی باتیں بیان کی گئیں جن کو
شہری اور دیہاتی تہذیب و تمدن اور انہی سب سمجھ سکیں۔ (تہذیب و تمدن ص ۲۳)

محمفوظ کتاب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جہاں مہارت و نصیحت والی کتاب بنایا جہاں اسے
اختلاف کے حل کے لئے فیصل قرار دیا وہاں اس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر کے اس
پر بشری کا لفظ بھی کر دیا کہ اس قدر عام کتاب ضائع ہو جائے اس کے حکام مٹ
جائیں تو انسانیت کے اس نقصان کا مدعا کیسے ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے کائنات انسانیت کو
بشارت دے دی کہ یہ کتاب ہمیشہ باقی رہے گی اور اس میں کسی قسم کا رد و بدل بھی نہیں

ہوگا جب کہ پہلی کتب میں رد و بدل کر کے احکام الہیہ کو سزا کر لوگوں نے اپنی خواہشات کو راض کر دیا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

رَبِّهِمْ يُخَوِّفُ لَوْلَا فَتَنَّا الْاِنْسَانَ لَقَدْ اَتَاهَا اَوَّلُ
لَعْنَتَيْنِ (۹۱/۵)

بیشک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

اس آیت کریمہ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کی بنیاد اس بات کو قرار دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اتارا ہے حالانکہ قورات، انجیل، زبور اور دیگر صحائف بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے تو ان کی حفاظت کا ذمہ کیوں نہ لیا جب کہ گلام لکھی ہوئے میں قرآن مجید اور ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے؟

تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام کتب اپنے اپنے دور کے لوگوں کی جانعت کے لئے نازل ہوئیں اور انبیاء کرام کی طرح ہر کتاب کے بعد دوسری کتاب آئی اس لئے پہلی کتاب منسوخ ہو گئی لیکن قرآن مجید سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا اور جس طرح نبی و کرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکا اسی طرح قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب نہیں آئے گی اس لئے ضروری تھا کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔

پہلی کتب کی تصدیق کرنے والی کتاب

قرآن مجید کا نزول جہاں دیگر بے شمار فوائد کا حامل ہے وہاں اس کے نازل ہونے سے پہلی کتب کی تصدیق بھی ہو گئی کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا ان کتب میں جس نبی آخر الزماں ﷺ کے اوصاف بیان ہوئے ان کی ولادت باسعادت سے اور جس کتاب میں ان کا ذکر تھا اس کتاب کے نازل ہونے سے خود ان کتابوں کی صداقت ثابت ہو گئی ارشاد خداوندی ہے

كُنْزٌ عَلَيْنَا الَّذِي يُلْحِقُ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (۳/۳)

اے محبوب اس نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب جاری تصدیق کرتی ہوئی دس کی جڑ اس سے پہلے ہے (آجہانی کتابوں سے)

اس آیت کی روشنی میں یہود و نصاریٰ پر لازم ہے کہ وہ قرآن مجید پر ایمان لائیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام سمجھیں اور اگر وہ اسے کلام انبی نہیں سمجھتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ (ان کے خیال میں) وہ کتاب نازل نہیں ہوئی جس کی خبر قورات و انجیل نے دی تھی اور یوں (معاذ اللہ) قورات و انجیل کا جھوٹ پر مبنی ہونا لازم آتا ہے حالانکہ وہ پہلی کتابیں تھیں (جو آسمان سے نازل ہوئیں اور بعد میں ان میں رد و بدل کر دیا گیا)

جامع بیان

قرآن مجید کی ایک اہم ٹولہ یہ ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا تَكُنْ لَهُ مِثْلٌ لِّمَنْ يَخْتَلِفُ فِيهَا
لِيَكُنْ لِّلَّذِينَ عَزَمُوا الْحَقَّ
وَمَا تَكُنْ لَهُ مِثْلٌ لِّمَنْ يَخْتَلِفُ فِيهَا
لِيَكُنْ لِّلَّذِينَ عَزَمُوا الْحَقَّ

اور ہم نے یہ قرآن آپ پر اتارا جو
ہر چیز کا روشن بیان ہے اور حقیقت
اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں
کے لئے۔

(۸۹/۱۶)

اس آیت کریمہ میں جہاں قرآن مجید کی دیگر صفات مثلاً حقیقت اور رحمت اور بشارت کا ذکر ہوا وہاں یہ بھی بتایا گیا کہ قرآن مجید میں ہر چیز کا واضح بیان ہے جس سے یہ بات تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جب قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے سرکارِ عالم ﷺ کو سکھا دیا جیسے ارشاد خداوندی ہے۔ "السر جس علم القرآن" (رُحْمَٰن نے اپنے محبوب ﷺ کو قرآن مجید کی تعلیم دی) اس کا مطلق نتیجہ یہ ہوا کہ سرکارِ عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر چیز کا واضح علم اور بیان عطا کر دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے خود ارشاد فرمایا۔

میں نے اپنے رب کو حقیقت ابھلی صورت میں دیکھا (جیسا کہ اس کے شانِ شان سے درود و غسل سے پاک ہے) فرمایا اے محمد ﷺ مترب فرمیتے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا میں نہیں جانتا تین مرتبہ یہ چاہا آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کانگوں کے درمیان رکھا تو میں نے

اس کی انگلیوں کے پردوں کی خشک اپنے سینے میں محسوس کی (اللہ تعالیٰ انگلیوں سے پاک ہے اس لئے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جانتے ہیں) آپ فرماتے ہیں۔

فَتَحَسَّنَىٰ لِيُنِيَّ كُلَّ شَيْءٍ
وَمَا تَكُنْ لَهُ مِثْلٌ لِّمَنْ يَخْتَلِفُ فِيهَا

بس میرے لئے ہر چیز روشن ہو گئی
اور میں نے سچائی لیا۔

(چنانچہ فرمادیا اب ہر دفعہ قرآن پڑھیں ۵۶)

ایک شہ کا ازالہ

بعض حضرات کہتے ہیں جب قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے تو فلاں فلاں بات اس میں کیوں مذکور نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے اصول دیے اور اہل علم ان کی روشنی میں ہر دور کے مسائل کا حل پیش کر سکتے ہیں

قرآن مجید سرِ باقی ہے

چنانچہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں اس کا ہر فرمان حق اور ہر واقعہ صداقت پائی ہے اصل اس کے قریب جھگ بھی نہیں سکتا ارشاد خداوندی ہے۔

لَا تَأْتِيهِ الْغُشَاةُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا تَحِيطُ بِشَيْءٍ مِّنْهُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا تَحِيطُ بِشَيْءٍ مِّنْهُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ
خَبِيرٌ بِهِ

اس کے پاس اہل نہیں آسکتا
کے سامنے سے اور فلاں کے پیچھے
سے اتارا ہوا ہے بڑی حکمت والے
خوب مر کے ہوئے (رب) کا

اسب یہ بات ثابت ہے کہ قرآن مجید کا کسی ہر بات داخل سے کو سوں دور ہے تو
اکیس بات کو کمالِ تسلیم کرنا ہمارے لئے ضروری ہے کہ کسی کتاب پر عملِ نجات کا رعب
سہا اور قرب حق کا راستہ بھی اسی کے دامن سے واہنگی میں مغمی ہے۔

علمی کتاب

قرآن مجید محض واقعات اور قصوں پر مختلف کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں علم کے
خزانے پوشیدہ ہیں جیسے کیا گیا۔

کِتَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْقُرْآنِ لِكَيْفَ
تَقَاصَّرَ عَنْهُمْ لِيُتَقَاتَى
قرآن آج مجید میں تمام علوم موجود ہیں
جیسا کہ لوگوں کی کجواں (کو سمجھنے)
سے قاصر ہے۔

اس علم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَتَنَّا
عَلَىٰ عِلْمِهِمْ بِهَٰذَا ۖ وَرَحْمَةً
لِّتَقُولُوا نَحْنُ مُسْلِمُونَ (۵۴:۱)

اور ہم نے تم کو اس کتاب سے
کتاب سے لائے جسے ہم نے تم پر
(دائستہ) کر کے بیان کیا اپنے علم
مقبہم کے مطابق اس حال میں کہ وہ
الکائنات والوں کے لئے ہدایت اور
رحمت ہے۔

حکمت بھر اذکر

حکمت و دانائی کو کہتے ہیں۔ ہر بات کو وہ عالم سمجھتا ہے۔ کو وہ باتوں کا معلم بنا کر بھیجا گیا
ایک کتاب اور دوسری حکمت یعنی حضور ﷺ نے قرآن مجید کی تلاوت کا طریقہ بھی

سمجھایا اور اس کے مضامین اور ان کی تشریح و توضیح بھی بتائی قرآن مجید کی حکمت کا۔ کہ
یوں ہونا ارشاد خداوندی ہے۔

ذَٰلِكَ نَسْأَلُكَ عَلَيْهِمْ
وَالْأَلْبَابِ ۖ وَاللَّهُ يَخْبُرُ
ہم نے تجھ سے کہ ہم آپ کو سناتے ہیں
(اپنی) آیات اور حکمت بھری
صحیح ہے۔ (۵۸:۳)

اور یہ بات ہر جگہ جانتا ہے کہ جس کتاب میں بیان کردہ احکام حکمت پر مبنی
ہوں وہ سراپا رحمت اور بھلائی کا مرقع ہوتی ہے اس لئے قرآن مجید میں بیان کردہ
احکام و ہدایات ہی نوع انسانیت کی بھلائی کی ضامن اور پامت رحمت ہیں۔ قرآن
مجید میں ایک دوسرے مقام پر حکمت کو خیر کثیر کہا گیا اور بتایا گیا کہ جس کو حکمت دی گئی
اسے خیر کثیر یعنی بہت بھلائی عطا کی گئی۔ اور شاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (۲۶۹:۲)

لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن مجید خیر کثیر (بہت بھلائی) کا مجموعہ ہے یہی وجہ ہے
کہ جب تک امت مسلمہ نے قرآن پاک سے اپنا رشتہ جوڑا ہے اور کمال بھلائی کا جہنم ان
کے ہاتھوں میں رہا اور وہ زمانے میں معزز ہے اور جب قرآن مجید سے رشتہ ٹوٹا تو
ذلّت و خواری ہمارا مقدمہ ہو کر رہ گئی شاعر نے کہا۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
ہم غلام ہوئے تارکِ قرآن و ذکر

شفاء اور رحمت

قرآن مجید جہاں انسان کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کو حل کرتا ہے جہاں
اس کا پڑھنا ثواب اور باعث برکت ہے وہاں یہ اہل ایمان کے لئے نسخہ شفا دہی ہے
اور اس کام انہی کے پڑھنے سے بیمار کی تباہی زدگی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا۔

وَقَسَّیْهِ لَیْسَ الْفُزَّاءُ مِثْلُ
بِرْسَاءٍ وَوَضَعْنَا الْقُرْآنَ فَیَسِّنُ
(سورہ ۸۲/۱)

حدیث شریف میں ہے پتھر صحابہ کرام پانی کے ایک گھاٹ پر گزرے ان
کو گھس میں ایک شخص تھا جسے کچھ بیا سانپ نے ڈسا تھا ان میں سے ایک شخص نے
آکر کچھ چھاتھ میں گھٹی دم کرنے والا ہے گھاٹ میں ایک شخص کو کچھ بیا سانپ نے ڈس
لیا ہے پھر صحابہ کرام میں سے ایک تشریف لے گئے اور انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم
کیا۔ چنانچہ ترمذی جلد ۱ ص ۷۷

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر ایک دیوانہ شخص پر ایک کھال کی سورہ فاتحہ
پڑھی تو وہ ٹھیک ہو گیا وہ فرماتے ہیں میں تین دن رات گھاب بیٹھ کر کے اس پر پھونک
تا تو کھلیا اس کی دریاں کھل رہی تھیں۔

بے مثل کتاب

قرآن مجید انہی بے مثل کتاب ہے کہ اس کی مثل لانے سے چوری دنیا
ماڑ ہے اور اس کا یہ پہنچ آج بھی لاکھ دہائی ہے ارشاد فرمایا۔

قُلْ لِّیْسَ اِخْتَمَعَتْ اَلْاٰیٰتُ
وَالْحِجَابُ عَلٰی اَنْ تَاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ کَذٰیْبًا یَّوْمَ یُنْفِیْ
وَلَوْ تَنَزَّلَتْ اَنْصٰفُہُمْ لَیْسَ
تُکَلِّمُوْہُمْ لَیْسَ (۸۸/۱)

قرآن مجید کا یہ پہنچ اس قدر مضبوط اور سچا ہے کہ آج چودہ سو سال گزرنے
کے باوجود یہود و نصاریٰ اور دیگر غیر مسلم قومیں قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورت کی
مثل بھی نہ لائے اور انکا ماننا تھا کہ قیامت تک نہیں لائیں گے۔

عیسائیوں کی ایک بھونڈی کوشش

مالی ہی میں انگریزیت کے ذریعے چاروںوں کے نام پر عیسائیوں نے ایک
عربی کا کلام بنا کر اپنی فحش کو ماننے کی کوشش کی لیکن یہ عربی کلام جھڑپاد سے زیادہ
بچاس سطروں پر مشتمل ہوگا تضادات کا مجموعہ ہے جبکہ عیسائیوں نے قرآن مجید تضادات
تہہ برا ہے جس بات کی واضح دلیل ہے یا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

نیز اگر یہود و نصاریٰ نے اس عربی کلام کو گھڑنے کے ارہیے یہ بات جاننے
کی کوشش کی ہے کہ قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کا اپنا بھائی ہوا (انسانی) کلام ہے تو اس

بچے کوئی کے ذریعے یہود و نصاریٰ نے خود اپنی کتابوں کو امت و انجیل کا رد کر دیا کیا تک
انکی کتب میں جس آکر مکتبہ تعانی کی رضاعت کی گئی اور یہ قریب آٹھ مجید کتب تعانی کی کتاب
اور دوسری کتب مکتبہ تعانی کا رسول نے مانا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ تو امت
لوگوں جنس مانستے اور انجیل کے فاسک بھی نہیں ہیں۔

طاہرہ انیس انہیں اس بات کا جواب بھی دینا ہو گا کہ اگر آج عربی کی پندر
سطریں جا کر تین آن کو تقریباً بیس لاکھ روپے ہو تو چودہ سو سال تک جنہیں اس
کی حراجت کیوں نہ ہوگی؟

توازن لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید کی مثل کام لانے کا مطلب
مفہوم عربی عبارت جانا نہیں وہ تو کوئی بھی عربی جانتا ہے بلکہ ایک کام مہجر کی مثل
لانے کا نتیجہ ہے جو ایک نیک قائم سے اور انشاء باللہ قیامت تک قائم رہے گا۔

قرآن مجید ب زبان حدیث

اعزاز بخشے والی کتاب

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بہترین انسان کہلائے لیکن چونکہ انسان خواہشات کا پتلا ہے اور اس کی سوچ ناقص ہے اس لئے کسی نے بہتری کا معیار و دولت قرار دیا تو کوئی افتدرا پر ایمان انگوں کو بہترین انسان قرار دیتا ہے کوئی صن اقبال کو اس کمال کی طیار قرار دیتا ہے تو کوئی کسی دوسرے ہادی النفع کو منصب کے حوالے سے بہترین انسان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو بے حد عزت و کرامت عطا فرمائے ہیں اس کا قائل ہی کسی ہے تو ان جہد کی تعلیمات سے وابستہ لوگوں کو اچھا و بد انسان قرار

ہو آپ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا تَسْأَلُهُمْ فِي شَيْءٍ مِّنْهُ قُلْ لَّيْسَ بِي حِصَّةٍ مِّنْهُ شَيْءٌ ۚ سَبِّحُ لِلَّهِ الْمَاجِدِ الْعَظِيمِ
تم میں بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور رکھتا ہے۔

اششکو و اشریف کتاب

فصل القرآن ص ۱۸۳

اس حدیث سے بنیادی طور پر دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔

۱۔ قرآن مجید کے علوم سے بہترین اسی نے ان کو سیکھے اور سکھانے والا بہترین انسان قرار پا تا ہے ۔ لہذا انہیں عبادہ ، عبادات ، اخلاقیات ، معاشیات ، سیاسیات ہر شعبے میں قرآن مجید سے راہنمائی لینے کی ضرورت ہے ۔

2- قرآن مجید کی تلاوت بھی اِثاب کا باعث ہے اس کا خلاصہ بھی مباحثہ درست ہے اس کو عرض ہے چاہے کہ چھوٹے سے شاعر بھی حاصل ہوتی ہے قرآن مجید کی تلاوت سے ایسا اِثاب نا فائدہ بھی جیسا حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے میت کی روح بھی آسانی سے نکلتی ہے۔ یہ تمام باتیں اِنی جگہ درست اور حق ہیں اور قرآن سنت میں ان امور پر دلائل موجود ہیں جس پر تعظیم والقرآن کا لفظ جاتا ہے کہ اس کے مضامین اور احکام کو نیکوکاران ان کے مطابق نظر اور ادبی اور اجتماعی مسائل حل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اِسی میں بھلائی ہے۔

قابل رشک انسان

اسلام میں حسد منع ہے اور حسد یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو

دوسرا وہی یہ بتانا کرے کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے مجھل جائے۔

جب کہ درحک جائز ہے اور اس کا مطلب ہے کہ دوسرے سے چھین جانے کی تمنا نہ کی جائے بلکہ یوں رہتا کرے کہ یا اللہ! یہ نعمت اس کے پاس بھی رہے اور مجھے بھی مل جائے۔

درحک ہر اچھے کام میں ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے والے کو نبی یا کریم ﷺ نے قابلِ درحک قرار دیا جس سے قرآن مجید کی عظمت کا پتہ چلا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

لَا حَسَدَ لَكَ عَلَى النَّبِيِّ وَرَسُولِهِ
أَنَّكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ
أَكَا السَّابِلِ وَأَنَّكَ السَّابِلِ
وَرَسُولُكَ إِنَّكَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَكُونَ
مِمَّنْ وَرَسُولُكَ إِنَّكَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَا تَكُونَ مِمَّنْ وَرَسُولُكَ
(مسئلوۃ شریف ص ۱۸۳)

حسد (یعنی درحک) صرف دو (حرم) کے آدمیوں پر ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا تو وہ مات اور دن کی گزریوں میں اس کے ذریعے قیام کرتا ہے (فواہل پڑھتا ہے بخود دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا پس وہ مات اور دن کی گزریوں میں اسے خرچ کرتا ہے

یہ حدیث عظمت قرآن کا دوسرا ثبوت ہے کہ جب قرآن پاک پڑھنے والا انسان قابلِ درحک بن جاتا ہے تو یہ مقام قرآن مجید کی نسبت سے حاصل ہوتا ہے تو خود قرآن مجید کی عظمت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

ترقی کا دار و مدار

کسی بھی قوم کی ترقی کا دار و مدار کی باتوں پر ہوتا ہے جن کے پتانے سے وہ قوم مرد و ج حاصل کرتی ہے اور ان باتوں کو چھوڑنے سے وہ دولت و رسوائی کے گڑھے میں جا گرتی ہے لیکن ترقی و مرد و ج کے ان تمام ذرائع و وسائل کی بنیاد قرآن مجید پر عمل ہے اور اس عمل کو چھوڑنا دولت و کثرت کا سبب بنتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک حدیث شریف میں اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ يُزَيِّنُ لِمَنْ يَشَاءُ الْفَقْرَ
أَلْوَاكُ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى
(مسئلوۃ شریف ص ۱۳۸)

ہے خدائے تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کسی قوموں کو سر باندھی عطا کرتا ہے اور اس (کو چھوڑنے) کی وجہ سے کسی قوموں کو پست کر دیتا ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس حدیث کا عملی ثبوت ہے کہ ہمارے اکا بر (مسلمان) جب تک قرآن مجید سے وابستہ رہے دنیا سمیت گراں کے قدموں میں آ گئی اور جب سے قرآن مجید پر عمل ترک کیا اس کے بیان کردہ احکام سے منہ موڑا دولت و رسوائی ہمارا مستند بن گئی۔

غور کیجئے! تمام اسلامی مسائل حل کر سرائیل کی خباثتوں کا جواب نہیں دے سکتے مسلمانوں کا قبلہ اولیٰ مسجد اقصیٰ یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور ہم اسے باہر نکلنے پر مجبور کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا گیا تاکہ بعض ممالک اسلام سے تو سیکولر ذہن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و کلمہ پر پابندی لگا رکھی ہے۔

ترکی کی تکرانِ شاعتِ مسلم خواتین اور بچوں کو سڑوں پر دوپٹہ رکھنے کی اجازت نہیں دینا حتیٰ کہ روزنامہ جنگ ۱۲۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء کے مطابق ترکی کی خواتین عیسائیوں کے سر پر لاد پاپ سے مدد مانگنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔

قرآن مجید اور درجاتِ جنت

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے لوگ جس طرح دنیا میں ترقی کی منازل طے کرتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن بھی ان کے درجات بلند ہوں گے گویا یہ کتاب دنیا اور آخرت کی ترقی کا راز ہے سرکارِ عالم ﷺ نے فرمایا۔

يُكْفَلُ بِصَاحِبِ الْقُرْآنِ الرَّفْرَأُ
وَأَرْشَى وَرَتِّلَ كَمَا كُنْتَ
تُورِتِلُ فِي الْمَدِينَةِ فَإِنَّ مَسْؤَلَكَ
عِنْدَ أَجْرِ آتِي
تَقْرَأُهَا مَشْكُوعًا شَرِيفًا
ص ۱۸۶

صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھو اور اچھے چڑھتے جاؤ اور ظہر ظہر کر پڑھو جس طرح دنیا میں ظہر ظہر کر پڑھتے تھے بے لگ تہیاری منزل اسی آخری آیت کے پاس ہے جسے تم پڑھو گے۔

محمد شہین کرام فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ قرآن مجید

کی تلاوت پابندی سے کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کو یہ اجر حاصل ہوگا نیز یہ حدیث قرآن مجید کا ظہر ظہر کر پڑھنے اور خود لکھی کتب کا درس بھی دیتی ہے۔

غیر آباد گھر

یہ بات ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ مکان چاہے کتنا خوبصورت اور قیمتی کیوں نہ ہو اس کی رونق اس میں بسنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے مگر جو گھر بے آباد اور دیان ہو وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ معاشی سے محروم اور دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے اس کا حسن بام نہ چ جاتا ہے اسی طرح انسان کا دل بھی ایک گھر کی طرح ہے اور اسے آباد رکھنا ضروری ہے جس کے لئے تلاوتِ قرآن مجید بنیادی بات ہے اگرچہ لفظِ قرآن سے مزید نگہا رکھنا ہوتا ہے۔

اس ضمن میں سرکارِ عالم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہماری راہنمائی کے لئے کافی ہے آپ نے فرمایا۔

لَنْ أَلْزِمَ نَفْسَ رَجُلٍ شَيْئًا
تَسْعَى فِي الْقُرْآنِ كَمَا تَسْعَى
الْحَصْبُ (ابنِ مَسْعُودٍ)

وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ دیران (اور بے اہم) گھر کی طرح ہے۔

محمد شہین کرام فرماتے ہیں حدیث کے ظاہر سے تو حفظِ قرآن مراد ہے لیکن ممکن ہے کہ اس سے مطلب پڑھنا اور اسے چاہے وہ زبان سے ہو یا دیکھ کر۔

لہذا قرآن مجید حفظ نہ بھی ہو سکے تو کچھ نہ کچھ یاد کرنا چاہیے اور دیکھ کر تلاوت کو بھی اپنا طریقہ بنایا جائے۔

قرآن مجید میں مشغولیت کا اجر

انسان انسان ہے اور وہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات کے لئے دست سوال دراز کرتا ہے لیکن قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مانگنے کے بغیر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو مانگنے والے عہدہ اللہ ہی سے افضل ہوتا ہے۔

سرگاہ عالم تکلف نے ارشاد فرمایا۔

يُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَتُحِبُّونَ
مَنْ سَبَّحَكَ الْقُرْآنُ عَنْ
وَكُفِّرْ وَتُسَبِّحْهُ
أَنْفُسُكَ مَنْ أُعْطِيَ الشَّيْءَ
حِلَّةَ الْاَوْلِيَاءِ حِلْد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن مجید میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھے میں اس کو اس سے افضل عطا کرتا ہوں جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔

ص ۲۹۹

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید حفظ کرنے یا علوم دینیہ جو قرآن مجید سمجھنے کے لئے ضروری ہیں، کی تعلیم و تعلم میں مشغول ہو اور وہ ذکر خداوندی یاد دہانے کے لئے وقت نہ نکال سکے ہو تو قرآن مجید کی برکت اور اس میں مشغولیت کی وجہ سے اسے اس قدر ملے گا جو مانگنے والوں کو بھی نہیں ملتا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ علماء کرام جو درس و تدریس میں مشغول ہوتے ہیں ان کا سب سے بڑا عقیدہ یہی ہے انہیں زیادہ اور

اور دو تکلف میں مشغول ہونے کی بجائے درس و تدریس کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

ہمارے سرشد گرامی حضرت غزالی دو ماہی علماء سید احمد سعید کاظمی رحمت اللہ علیہ علماء کرام کو یہ نصیحت فرماتے تو انہیں زیادہ دو تکلف نہ بتاتے بلکہ فرماتے انہیں اس سب سے بڑا عقیدہ علوم دینیہ کی تعلیم و اشاعت ہے۔

مسائل کا حل

انسان کو اپنے مسائل کے حل کے لئے کہیں نہ کہیں سے رہنمائی حاصل کرتا ہوتا ہے لیکن قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو تمام مسائل، مشکلات اور فتنوں سے نکلنے کا حل اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید کی اس خوبی اور چند دیگر خصوصیات سے متعلق جامع حدیث خطہ فرمائیں۔

حضرت حارث اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگ باتوں میں مشغول تھے میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا اچھا وہاں کر رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا عنقریب تھوڑے ہوگا (غزالی ہوگی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

كَتَابُ الْوَيْدِ نَامًا وَمَنْكُ
وَحَمَرُ مَسْمُودٍ كُتْمٌ وَحَكْمُ
مَسْمُودٍ هُوَ الْعَقْلُ الْمُسْتَقِيمُ
بِالْقَهْرِ مَسْمُودٌ بِقِيَامِ حَلِ
قَضَى اللَّهُ وَسَيِّدُ النَّفْسِ
الْهَدَى مِنْ عَمْرِو أَسْلَمَهُ اللَّهُ
وَهُوَ حَسَنُ الْكَلِمِ الْمُسْتَقِيمِ
وَهُوَ الْبَدِ كَرُّ الْحَكِيمِ وَهُوَ
الْحَقُّ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ
الْوَيْدُ لَا يَزِيدُ بِهِ الْأَهْوَاءُ
وَلَا تَنْقُصُ بِهِ الْأَنْسَاءُ
وَلَا يَنْفَعُ بِهِ الْعَلَاءُ
وَلَا يَحِلُّ عَنْ كَلْفَةِ الرِّوَدِ
يَنْقُصُ عَمَّا يَكُونُ وَهُوَ الْوَيْدُ
لَمْ تَنْسُ الْوَيْدُ إِذَا سَمِعَتْ
حَشَى تَلَاوُا إِذَا سَمِعَتْ قُرْآنًا
عَمَّهَا يَهْدِي إِلَى الرَّشِيدِ
فَالسَّامِ مَنْ قَالَ بِهِ سَقَى وَ

(مختصر سے لے کر راستہ) اللہ تعالیٰ
کی کتاب ہے جس میں پہلے اور بعد
والے لوگوں کی خبریں ہیں تمہارے
باہمی اختلاف کا فیصلہ ہے (حق
وہاں میں ملحق کرنے والی کتاب
ہے مذاق نہیں ہے جو حکم کے طور پر
اسے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اسے قرآن
دے گا اور جو اس کے غیر میں
ہدایت طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے
گمراہ کرے گا یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط
رہی ہے جسے سیدھا راستہ ہے اسی
کتاب کو اختیار کرنے سے
خواہشات غریبی نہیں ہوتیں اور
دہانوں میں گریز نہیں ہوتی علماء اس
سے سیر نہیں ہوتے پارہا پڑھنے
سے یہ پائی نہیں ہوتی اس کے گائب
قسم نہیں ہوتے یہی وہ کتاب ہے
کہ جب بخلائے اسے ساقیہ

مَنْ عَمِلَ بِهِ أَجْرًا وَمَنْ حَكَمَ
عَنْهُ وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى
الْحَى مَوْزَاعًا تَسْتَعِينُ (القصص)
ہاتے ہیں پھر مذہب کے لیے کتاب ہم
نے ٹیپ قرآن سنا جو ہدایت کی
طرف لے جاتا ہے پس ہم اس پر
ایمان لائے جس نے قرآن کے
مطابق کام کیا اس نے سچ کہا جس
نے اس پر عمل کیا اسے اجر دیا گیا
جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا
اس نے انصاف کیا اور جس نے
اس کی طرف بلایا اس کو سزا ملے گی
یہی ہدایت دی گئی۔

حدیث کی روشنی میں

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ

- 1- قرآن مجید میں مولد و آخرت کی خبریں ہیں۔
- 2- باہمی اختلاف کے حل کے لئے قرآن مجید کی طرف رجوع کیا جائے کیوں
کہ یہی کتاب فیصلہ کن حکم پر مشتمل ہے۔
- 3- قرآن مجید حق وہاں کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب ہے۔
- 4- جو شخص تکبر کرتے ہوئے قرآن مجید سے منہ موڑتا ہے وہ ذلیل و رسوا ہوتا

5- قرآن مجید کے غیر سے حدیث طلب کرنے والے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے گمراہی کے دلدل میں پھنستے ہیں۔

نوٹ:-

قرآن مجید کے غیر سے حدیث اور فقہی مسائل جس طرح بعض بے علم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت و صاف فرائض و محام ایس کو دے گا۔ چنے کی خاطر یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی بات میں یا قرآن کی؟ حالانکہ حضرت امام ابو حنیفہ کی فقہ قرآن و سنت سے باخبر ہے۔

اسی طرح حدیث شریف، قرآن مجید کی تفسیر و تفسیح ہے قرآن کا غیر نہیں ہے۔

6- قرآن اللہ تعالیٰ کی مبرا واری ہے لہذا اگر شخص اس کو اپنا بتاے اسے لعن و لعن کا خطرہ نہیں ہوتا ہے۔

7- حکمت بھرا ذکر قرآن مجید ہے لہذا اس کتاب سے دانائی کی باتیں ملتی ہیں اور یہی یاد خداوندی کا سامن ہے۔

8- قرآن ہی وہ وسیع دارالست ہے جس کے لئے ہر نماز میں بار بار دعا مانگی جاتی ہے۔

9- قرآن مجید وہ کتاب ہے جو انسانی خواہشات کو دین کے تابع رکھتی ہے۔

10- قرآن مجید انسان کی زبان کو تاقی لکھ کر ہے پاتا ہے۔

11- قرآن مجید وہ کتاب ہے کہ اہل علم اس کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے رہتے ہیں اور کبھی سیر نہیں ہوتے اور نہ جھکتے ہیں۔

12- قرآن مجید وہ کتاب ہے کہ اسے بار بار پڑھیں جس قدر چاہیں ہر بار تازہ ہوگا۔

13- قرآن مجید وہ کتاب ہے جو عجاظیات قدرت کا پتہ دیتا ہے۔

14- قرآن مجید وہ کتاب ہے جسے پڑھنے والا سچا انسان ہے۔

15- قرآن مجید پر عمل کرنے والا ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

16- قرآن مجید سے فیصلہ کرنے والا انصاف سے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

17- اور قرآن مجید کی طرف جانے والے کو سراج مستقیم کی ہدایت حاصل ہوتی ہے۔

نورانی تاج

قرآن مجید وہ فضیلت والی کتاب ہے کہ جہاں اس سے تعلق قائم کرنے والا شخص اس کے انوار و تجلیات سے بہرہ ور ہوتا ہے وہاں اس کا فیضان ان لوگوں تک بھی پہنچتا ہے جو اسے اس سعادت کی راہ دکھاتے ہیں اس سلسلے میں یہ حدیث ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ
الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ
وَالِيسَ لَهُ نَسَاجُ اسْتَبْرَأَ
أَفْئِدَتَهُ وَصَوَّبَهُ أَفْئِدَتُهُ
صَوَّبَهُ النَّفْسُ بِرَبِّهِ
الْعَنِيَّتُ لَكَ كَلَسَ مِنْكُمْ
قَسَاؤُكُمْ بِالْقُرْآنِ عَمِلَ
بِهَذَا (ابن ماجه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا جو شخص قرآن پاک پڑھے
اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل
کرے قیامت کے دن اس کا
دل نہ کو ایسا تاج پہنا جائے گا
جس کی روشنی سورج کی روشنی سے
زیاادہ ہوگی جو تمہارے گھروں میں
ہے اگر وہ (سورج) تمہارے
گھروں میں ہو تو وہ جو اس پر عمل کرتا
ہے اس کے بارے میں تمہارا کیا
خیال ہے

قرآن مجید اور دخول جنت

قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس میں بیان کردہ احکام کی تباہ
آوردی بھی نہایت ضروری ہے اور ہر لوگ اس راہ پر چلتے ہیں اور اس میں بھی سر فرو ہوتے
ہیں۔ اور آخرت میں بھی کامیابی سے ہتکار ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ حدیث
پاک ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ كَتَبَهُ الْكُفْرَانُ
فَاسْتَنْفَسَهُ فَأَحْبَلَ خَلْقَهُ
وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ
أَفْئِدَتَهُ وَصَوَّبَهُ بِرَبِّهِ
وَتَبَّ قَبْضُ نَفْسِهِ كَلْبُهُ قَدْ
وَحَسَنَ لَكَ الشَّارِعُ (احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
مروئی ہے فرماتے ہیں رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن
مجید پڑھا اور اس کی خوب حفاظت
کی اور اس کے حلال کو حلال اور
حرام کو حرام مانا تو اللہ تعالیٰ اسے
جنت میں داخل کرے گا اور اس کے
گھر والوں میں سے ایسے دس
آدمیوں کے بارے میں اس کی
حفاظت قبول کرے گا جن کے لئے
جہنم واجب ہوگئی ہے

ص ۱۲۴

اس حدیث میں اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا کہ شخص قرآن مجید پڑھ لینا یا
تیکہ لہنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس چیز کو حرام قرار دیا ہے حرام
کچھ کر اس سے باز رہنا اور جس چیز کو حلال قرار دیا اس کو حلال سمجھ کر اپنا بھی ضروری
بے تپہ و افراط نہ لے گا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے لئے یہ بات لگانا اور اس پر عمل کرنے بھی
ضروری ہے کہ حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس کے حکم اور عطا سے
سرکار و عالم ﷺ حرام یا حلال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں لہذا جو چیز قرآن مجید اور
حدیث میں حرام قرار نہ دی گئی ہو اسے خود اپنی مرضی سے حرام قرار دینا بہت بجا اور

ہے۔

جس طرح بعض جانور جو ایصالِ ثواب کے لئے کسی بزرگ سے منسوب ہو جاتے ہیں اور پھر ان پر تکبیر پڑھ کر ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ تو ایسے جانوروں کا گوشت حلال اور پاک ہوتا ہے لیکن بعض لوگ اسے حرام قرار دیتے ہیں کہ یہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہے حالانکہ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہیں ہوتا بلکہ ذبح کے وقت تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے حوالے سے ہنگام خدا کے نام سے منسوب ہوتا ہے تو اس سلسلے میں خوفِ خدا کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی خواہشات کی بجائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو ترجیح دینی چاہیے۔

قرآن مجید اور دلوں کا رنگ

انسان جب شریعتِ اسلامیہ سے دوری اختیار کرتا ہے اور اپنی روح کی جگہ کے لئے کوئی سامان چس کرتا تو اس کے دل کو ذنگ لگ جاتا ہے۔ اور قرآن مجید و رحمت بھری کتاب ہے جو اس ذنگ کو دور کرنے میں مدد و معاون بنتی ہے اس سلسلے میں یہ مدد پیش نظر رکھنی چاہیے۔

عَبَسَ الْوَجْهُ لِحُمُورٍ فَإِنَّ قَوْلَ رَسُولٍ
اللَّهُ يَتَّبِعُ إِنَّ هَلِيمٍ الْقُلُوبُ
تَضَعُ أَوْ كَمَا تَضَعُ الْفَضِيلُ
إِنَّمَا أَهْلُهَا الشَّامُ وَبَيْنُ
مِنْ رَسُولٍ الْوَلُو وَبَيْنَ حَلَا وَبَيْنَ
قَالَ كُنْتُ وَكَرِ قُتُوبِ
وَبِلَاوَةُ الْقَوْلِ بِ- (کسر)
العمال حلد ۴ ص
۳۹۶۳ حدیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول
اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ملک ان
دلوں کو ذنگ لگ جاتا ہے جس طرح
لوہے کو ذنگ لگتا ہے جب اسے پانی
پینے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان
(دلوں) کو روشن کرنے کا کیا طریقہ
ہے فرمایا موت کو زیادہ یاد کرتا اور
قرآن مجید کی تلاوت کرتا۔

اللہ تعالیٰ بھی قرآن سنتا ہے

قرآن مجید کی فضیلت کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ جس طرح انسان اس کام خداوندی کو سنتے ہیں خود اللہ تعالیٰ بھی اس کی ناصت فرماتا ہے حضرت فضال بن جید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم نے فرمایا۔

لَسْتُ أَشَدُّ أَذْنًا إِلَى قُلُوبِي
الْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ
إِلَى قَبْرِهِ (مسند احمد ۵)
حاصل حلد ۴ ص ۱۹

اللہ تعالیٰ قرآن مجید پڑھنے والے
(کی تلاوت) کو جس قدر سنتا ہے
گائے والی کا ملک بھی اس کا گانا
اس قدر نہیں سنتا۔

فرشتے تعظیم کرتے ہیں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب انسان قرآن پڑھتا ہے تو فرشتے اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے بوسہ دیتا ہے۔ (ایضاً)

قرآن مجید بہت بڑی دولت ہے

حضرت حسن ابصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! قرآن کے علاوہ مالداری نہیں ہو سکتی کے بعدۃً تو نہیں! (ایضاً ص ۶۸۳)

قرآن مجید کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ہے قرآن مجید خود اپنے بارے میں کیا کہتا ہے۔ صاحب قرآن سرکارِ دو عالم ﷺ کیا فرماتے ہیں صحابہ کرام اور تابعین قرآن مجید کے بارے میں کیا سوچا رکھتے ہیں اس حوالے سے یہ مختصر تحریر پیش کر دی ہے اسے پڑھیں اور قرآن مجید سے مکمل وابستگی کی شاہراہ پر گامزن ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بحمدہ سیدہ العرسلس عظیمہ التحیۃ والتسلیم

محمد صدیق بزرگواروی جامعہ نظامیہ لاہور۔

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ المبارک

مراجع

- ۱۔ قرآن مجید
- ۲۔ تفسیر ضیاء القرآن (از علامہ سید کرم شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)
- ۳۔ جامع ترمذی
- ۴۔ مشکوٰۃ المصابیح
- ۵۔ سلیمان الاولیاء
- ۶۔ مستدرک احمد بن حنبل
- ۷۔ کنز العمال
- ۸۔ احیاء العلوم (قرود) جلد اولی (ترجمہ محمد صدیق بزرگواروی)

بَلَغَ الْعِلْمَ بِحَمْدِهِ
كَشَفَ الْغُصَّةَ بِحَمْدِهِ
حَسَنَتْ لِمَنْ يَتَّبِعُ خُصَالَهُ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ